عبادت کی حقیقی رُوح سے مسلمانوں کی بے اعتنائی

آخری زمانہ کی جو علامات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں ان میں سے ایک علامت یہ بھی ہے۔ کہ اس وقت گو مساجد نماز پڑھنے والوں سے بھری ہوئی ہونگی۔ مگر ان نمازیوں میں سچا اخلاص مفقود ہوگا۔ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ۔ آبادی اور چہل پہل کے لحاظ سے مساجد میں کوئی کمی نظر نہیں آئے گی۔ مگر تقوےٰ و طہارت اور پاکیزگی کے لحاظ سے وہ مساجد ویران دکھائی دیں گی۔ یہ ایک علامت ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے بیان فرمائی۔ اس زمانہ میں بیان فرمائی۔ جبکہ کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی۔ کہ مسلمان کہلانے والے نماز جیسے اہم اسلامی رکن سے جس پر ایمان کا تمام تر انحصار ہے اس درجہ غافل اور لاپروا ہو جائیں گے۔ کہ وہ محض چھلکے پر قانع ہو جائیں گے۔ اور مغز عبادت کو فراموش کر دیں گے۔ مگر واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر اللہ تعالےٰ نے جو پیشگوئی جاری فرمائی تھی۔ وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔

مسلمانوں نے عظیم الشان ترقی کے بعد تنزل کیا۔ اور پھر اس قدر گرے۔ کہ ان میں سے کئی تو تارک الصلوٰۃ ہو گئے اور جو باقی بچے۔ انہوں نے محض ٹکریں مار لینا ہی شریعت کا منتہیٰ سمجھ لیا۔ اور یہ نہ جانا کہ وہ نماز جس میں سوز نہیں۔ وہ نماز جس میں خشوع نہیں۔ وہ نماز جس میں درد بھری دُعائیں نہیں۔ اور وہ نماز جس میں اللہ تعالیٰ کے حضور التجائیں اور بیتابانہ التجائیں نہیں۔ وہ نماز نہیں۔ بلکہ محض نقل و حرکت ہے اور اللہ تعالےٰ کبھی ایسی عبادت پر خوش نہیں ہو سکتا۔ جس کے ساتھ انسانی روح پگھل کر اس کے آستانہ پر نہ بہے۔ ہماری طرف سے بارہا یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ علامت پوری ہو چکی۔ مگر آج ہم اخبار "اہلحدیث" کا ایک تازہ حوالہ پیش کرتے ہیں جس میں صاف طور پر یہ اقرار کیا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی یہی حالت ہو چکی ہے۔ چنانچہ اخبار "اہلحدیث" لکھتا ہے:-

"اس زمانہ میں سچے نمازی عنقا ہیں۔ اگرچہ ظاہر میں نمازیوں سے مساجد بھری ہوئی ہیں۔ مگر حال یہ ہے۔ کہ ؎

زباں در ذکر و دل در فکرِ خانہ ۔ چہ حاصل زیں نمازِ پنجگانہ

اور ؎

بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر
ایں چنیں تسبیح کے دارد اثر

مولانا نے سچ کہا ہے:- ؎

تا نمی سازی زخونِ دل وضو ۔ کے نماز عاشقاں آید ز تو

اقبال مرحوم نے سچ کہا ہے:- ؎

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحبِ اوصافِ حجازی نہ رہے"

(اہلحدیث ۳۰ دسمبر ۱۹۳۸ء)

۱۵۱

جب "اہلحدیث" کو یہ اقرار ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں "سچے نمازی عنقا ہیں" تو اسے غور کرنا چاہیئے۔ کہ کیا یہ ممکن ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی تو پوری ہو جائے۔ مگر دوسری نہ ہو۔ مسلمانوں کے تنزل کی علامات تو ظاہر ہو جائیں۔ مگر ان کی ترقی کا کوئی سامان نہ ہو۔ "اہلحدیث" کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ ایک زمانہ میں سچے نمازی عنقا ہو جائیں گے وہاں آپ نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو دوبارہ راہ راست پر قائم کرنے کے لئے مسیح و مہدی کو مبعوث فرمائیگا۔ اور اُن کی نجات اسی بات پر منحصر ہوگی۔ کہ وہ اس مسیح و مہدی پر ایمان لے آئیں۔ آج دُنیا میں جہاں مسلمانوں کا دینی و دُنیوی تنزل ہر شخص کے سامنے ہے۔ وہاں ایک مسیح و مہدی بھی اُن کے سامنے ہے۔ اور وہ وہی مقدس انسان ہے۔ جو قادیان میں ظاہر ہُوا اور جس نے دلائل بینہ سے اپنی صداقت کو آفتاب نصف النہار کی طرح روشن کر دیا مگر افسوس کہ لوگ بیمار ہوتے ہُوئے طبیب کی ضرورت سے اپنے آپ کو مستغنی خیال کرتے ہیں۔ اور وُہ نہیں سمجھتے۔ کہ یہ ممکن کس طرح ہے۔ کہ مسلمانوں میں خرابی تو پیدا ہو جائے۔ مگر اس کا کوئی علاج پیدا نہ ہو اس طرح تو اللہ تعالےٰ پر نعوذ باللہ یہ الزام آتا ہے کہ اُسے مسلمانوں کا کوئی خیال نہیں اور وہ امت جو خیر الامم ہے اسکی اصلاح سے وُہ غافل ہے۔ مگر نہیں یہ بات غلط ہے۔ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں پر رحم کیا اور اس نے اپنے فضل سے ایک مسیح و مہدی کو بھی بھیج دیا۔ وُہ خوش قسمت اصحاب جو اس کے دامن سے وابستہ ہیں۔ وہ اسلام کی تعلیم کا صحیح عملی نمونہ ہیں۔ وُہ سچے نمازی۔ سچے موحد۔ سچے عاشق اسلام اور سچے عاشق قرآن ہیں اور اگر مسلمان بھی سچے نمازی بننا چاہتے ہیں۔ تو اس کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ وہ خدا تعالےٰ کے اس پاک مسیح پر ایمان لے آئیں یقیناً اس ایمان کی برکت سے ان کے اندر سچا اخلاص پیدا ہو جائے گا۔ اور وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ کہ ان کی ایمانی حالت میں کس قدر

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ جنوری - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج ۱۰½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو ابھی کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ نزلہ اور سردرد علیل ہے۔ حضرت ممدوحہ کی شفا کے لئے دعا فرمائی جائے۔

۲۱ جنوری سے نظارت تعلیم و تربیت اور نظارت تالیف و تصنیف کا چارج خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے لیا ہے۔

آج بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں جامعہ احمدیہ اور مجاہدین تحریک جدید کے درمیان اس موضوع پر مناظرہ ہوا کہ ہندوستان کے لئے مخلوط انتخاب مفید ہے یا جداگانہ۔

نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ضروری اعلان

جیسا کہ اخبار الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے مجلس مشاورت ۷-۸-۹ اپریل ۱۹۳۹ء ایسٹر کی تعطیلات میں ہوگی۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنی اپنی جماعت کے نمائندگان کا انتخاب کر کے دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ انتخاب کے وقت مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھیں۔

(۱) نمائندگان جماعت میں با اثر اور صاحب رسوخ ہوں۔

(۲) چندہ عام یا وصیت کا ان کے ذمہ بقایا نہ ہو۔ یا دفتر متعلقہ سے مہلت حاصل کی ہو۔

(۳) طالب علم نہ ہوں اور اسلامی شعار داڑھی رکھتے ہوں۔

نوٹ:۔ انتخاب کے ساتھ یہ بھی اطلاع ہو کہ انتخاب حسب شرائط ہوا ہے۔

پرائیویٹ سکرٹری

تبلیغی رپورٹ علاقہ قادیان

۵۹ اشخاص نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کی

علاقہ قادیان میں تبلیغی کام بدستور جاری ہے اور کارکنان میری زیر ہدایت باقاعدہ تبلیغی دورے کر رہے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۳۰ دیہات کا دورہ کیا گیا۔ جن میں انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۱۰ دسمبر ۱۹۳۸ء سے ۱۵ جنوری ۱۹۳۹ء تک ۵۹ اشخاص نے بیعت کی الحمد للہ۔ لوگوں کی طبائع کا میلان احمدیت کی طرف بڑے زور سے ہو رہا ہے۔ مگر ضرورت کام کرنے والوں کی ہے۔ اس واسطے میں تمام احباب قادیان سے خصوصاً اور دوسرے احمدیوں سے عموماً یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ جس قدر زیادہ ہو سکے ہمیں تبلیغ کے لئے وقت دیں۔ تاہم پوری طرح کام کر سکیں۔ خاکسار فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ

ایڈیٹر و پرنٹر "الفضل" کے خلاف مقدمہ احرار

عنائت اللہ احراری کا حلفیہ بیان

بٹالہ ۲۳ جنوری - آج جناب مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کی عدالت میں ایڈیٹر اور پرنٹر "الفضل" کے خلاف عنائت اللہ احراری کے مقدمہ زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند کی سماعت ہوئی۔ ہماری طرف سے جناب مرزا عبد الحق صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر اور چوہدری محمد یوسف صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی پلیڈر پیش ہوئے۔

عنائت اللہ نے حلف اٹھا کر حسب ذیل بیان دیا۔

میں فروری ۱۹۳۴ء سے قادیان میں رہتا ہوں۔ میں مجلس احرار اسلام ہند لاہور کی طرف سے قادیان میں مقرر کیا گیا ہوں۔ تا کہ ان لوگوں کے حقوق کی جو احمدی نہیں حفاظت کروں۔ اور ان کو احمدیوں کے مظالم سے بچاؤں۔ اور اشاعت اسلام کروں۔ میں قادیان میں جمعہ کی نماز پڑھاتا ہوں۔ بہت سے لوگ قادیان اور اردگرد کے علاقہ کے میرے پیچھے نماز جمعہ پڑھتے ہیں۔ وہ لوگ مجھے عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ قادیان میں ایک ڈیفنس کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ جس میں مسلمان ہندو اور سکھ شامل ہیں۔ میں اس کمیٹی کا صدر ہوں۔ میری ان سرگرمیوں کی وجہ سے جو احمدیوں کے خلاف ہیں۔ احمدی مجھے نفرت اور عداوت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ الفضل احمدیوں کا آفیشل آرگن ہے۔ جس میں مجھے بدفطرت اور بدطینت وغیرہ تک لکھا گیا ہے۔ قادیان میں احمدیوں اور احرار کے تعلقات بہت کشیدہ ہیں۔ گزشتہ سال ماہ ستمبر میں چوری کی کئی وارداتیں قادیان میں ہوئیں۔ ان چوریوں سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ ان چوریوں کا ذکر "الفضل" میں چھپتا رہا ہے۔ میں نے اپنے ایک خطبہ میں ان چوریوں کا ذکر کیا تھا۔ اخبار "الفضل" قادیان۔ ہندوستان اور بیرون ہند میں کثرت سے شائع ہوتا ہے۔

۱۲ اکتوبر ۱۹۳۸ء کے "الفضل" میں اگ. بٹ A. P جو مضمون چھپا ہے وہ میں نے پڑھا ہے یہ میرے متعلق ہے۔ اس کی غرض مجھے بدنام کرنا اور لوگوں کی نظروں میں میری عزت کو گھٹانا ہے۔ یہ بری نیت سے مجھے بدنام کرنے کے لئے لکھا گیا۔

بجواب جرح - میری زیر دفعہ ۱۰۸ چھ ماہ کے لئے ضمانت ہوئی تھی۔ مجھے کوئی تنخواہ نہیں ملتی۔ مجلس احرار مجھے اخراجات کے لئے کچھ نہیں دیتی۔ مجھے یاد نہیں کہ مجھے امیر مجلس احرار قادیان مجلس احرار ہند نے کسی ریزولیوشن کے ذریعہ بنایا تھا۔ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ مجلس احرار ہند لاہور نے مجھے امیر احرار قادیان مقرر کیا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ بحیثیت امیر مجھے بذریعہ تحریر مقرر کیا گیا تھا یا نہیں۔ کیونکہ یہ چار سال کی بات ہے۔ میں یہ نہیں بتا سکتا کہ قادیان میں احرار کی کتنی تعداد ہے۔ میں اندازاً بھی ان کی تعداد نہیں بتا سکتا۔ عام طور پر میں مسجد ارائیاں میں جمعہ کی نماز پڑھاتا ہوں۔ میں بہت کم قادیان سے باہر جاتا ہوں۔ مجھے یاد نہیں کہ ۷ اکتوبر ۱۹۳۸ء کو میں نے جمعہ پڑھایا تھا یا نہیں۔ میں اکتوبر ۱۹۳۸ء میں قادیان میں ہی تھا۔ پولیس میرے خطبہ کی ڈائری لیتی ہے۔ کوئی احمدی میرے خطبہ کے نوٹ نہیں لکھتا۔ مسجد کے ساتھ کا مکان عبد اللہ جلد ساز احمدی کا ہے۔

میں نے بانیٔ جماعت احمدیہ کے خلاف ایک پمفلٹ لکھا تھا۔ جسے گورنمنٹ نے ضبط کر لیا تھا۔ اس کی کوئی کاپی مجھ سے نہیں لی گئی تھی۔ مجھے یاد نہیں کہ اب میرے پاس وہ پمفلٹ ہے یا نہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے یہ کہا ہو کہ ۱۹۳۱ء میں پمفلٹ لکھا تھا۔ اس لئے ۱۹۳۴ء میں ضبط نہیں ہونا چاہیئے۔ میں اخبار "الفضل" کا خریدار ہوں۔ اسی وقت سے جب سے کہ میں قادیان آیا ہوں اور الفضل کو پڑھتا ہوں۔ مجھے بہت سے لوگوں نے جو کہا تھا کہ ہم نے الفضل کا مضمون اگ. بٹ A. P پڑھا۔ مہر دین۔ رحمت اللہ۔ عبد المجید۔ شوق محمد اور دوسرے لوگوں نے جن کے نام مجھے یاد نہیں کہا تھا۔ یہ سب اس وقت حاضر ہیں۔ مہر دین نے مجھے قادیان میں کہا تھا۔ اسی دن جس دن کہ "الفضل" شائع ہوا تھا۔ اور باقیوں نے بٹالہ میں۔ میں رحمت اللہ۔ عبد المجید اور شوق محمد سے ملتا جلتا رہتا ہوں یہ مجلس احرار کے ممبر ہیں اور مہر دین سے میرے دوستانہ تعلقات ہیں۔

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۳۶۶) فی حجورکم

وربائبکم التی فی حجورکم من نسائکم التی دخلتم بھن (نساء) یعنی تم پر تمہاری سوتیلی بیٹیاں حرام ہیں۔ جو تمہاری گودوں میں ہیں۔ ان عورتوں کے پیٹ سے جن سے تم ہم بستر ہو چکے ہو۔

یہاں لوگوں کو فی حجورکم میں بہت مشکل پڑی ہے۔ کہ اس لفظ کا کیا فائدہ اور مطلب ہے۔ بعض نے تو اسے فضول ہی قرار دیا ہے۔ اور بعض نے فتوے دے دیا ہے۔ کہ اگر سوتیلی لڑکی تمہارے گھر میں نہ پلی ہو مثلاً وہ اپنی ننھیال میں ہی رہتی ہو۔ یا اس کی شادی ہو چکی ہو۔ پھر اتفاقاً بیوہ ہو گئی ہو۔ تو اپنی ماں کے مرجانے یا مطلقہ ہو جانے کے بعد اس سے شادی ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر سوتیلے باپ کے گھر میں پلی ہو۔ تو پھر وہ اس کے لئے حرام ہے۔ اور بعض نے یہ معنے کئے ہیں کہ چونکہ سوتیلی لڑکیاں اکثر ماں کے ہمراہ ہی آجاتی ہیں۔ اور ان کی عمر چھوٹی ہوتی ہے۔ اور وہ سوتیلے باپ کے ہاں ہی رہتی ہیں۔ اس لئے اکثر پر کل کا حکم لگا کر یہ معنے بنے۔ کہ چونکہ اکثر حرام ہو گئیں۔ اس لئے دوسری جو سوتیلے باپ کے ہاں نہیں آئیں۔ وہ بھی حرام ہی سمجھی جائیں گی۔

ان میں سے جو دوسرا گروہ ہے وہ یہ بات بڑی معقول کہتا ہے۔ کہ خدا کے الفاظ بے معنی نہیں ہوتے۔ اس لئے ہم کو مسئلہ الفاظ کے مطابق بنانا چاہیئے۔ مگر ان کے مخالف ایک ناقابل تردید دلیل یہ ہے۔ کہ گو انہوں نے لفظی فتوے تو جواز کا دے دیا ہے۔ مگر مسلمانوں نے کبھی اس پر عمل نہیں کیا۔ اور تعامل مومنین سے یہ ظاہر ہے۔ کہ باوجود اس فتوے کے ہمیشہ لوگوں نے اس بات کو حرام ہی سمجھا ہے۔ اس لئے حرمت ہی صحیح ہے۔ خواہ مدخولہ کی بیٹی فی حجورکم ہو۔ یا نہ ہو۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ پھر ان الفاظ کا مطلب کیا ہؤا؟

میرے خیال میں یہ لفظ بطور دلیل حرمت کے بیان ہوئے ہیں۔ یعنی تمہاری مدخولہ بیویوں کی پچھ لگ لڑکیاں تم پر حرام ہیں۔ کیونکہ گو وہ تمہارے تخم سے نہ ہوں۔ مگر پھر بھی بسبب اپنی ماں کے رشتہ کے وہ تمہاری گودوں کھلائی ہوئی ہی کہلائیں گی۔ اور اولاد ہی سمجھی جائیں گی۔ خواہ وہ پرورش کہیں بھی پائیں۔ غرض فی حجورکم کے لفظ سے یہ واضح کر دیا۔ کہ وہ بھی تمہاری ان سگی بیٹیوں کی طرح ہی ہیں۔ جن کو تم اپنی گودیوں میں لئے پھرتے ہو۔

گویا تسلیم کیا۔ کہ ہر سوتیلی لڑکی خواہ کہیں بھی ہو۔ فی حجورکم کے حکم میں ہے۔ اس لئے اسی طرح حرام ہے۔ جس طرح تمہاری اپنی لڑکی جو یقیناً فی حجورکم ہؤا کرتی ہے۔

(۳۶۷) قرآن اپنی تفسیر آپ کرتا ہے

قرآن مجید اپنی تفسیر آپ ہی کرتا ہے یعنی یفسّر بعضہ بعضاً خود قرآن نے بھی یہ دعوے کیا ہے۔ ان علینا جمعہ وقرآنہ۔ فاذا قرأنٰہ فاتبع قرآنہ۔ ثم ان علینا بیانہ (قیامہ) یعنی ہمارے ذمہ قرآن کا جمع کرنا۔ اور پڑھنا ہے۔ جب ہم اسے پڑھیں۔ تو تو ہمارے پڑھنے کی پیروی کر۔ پھر ہمارے ذمہ ہی اس کی تفسیر بھی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید اپنا بیان یعنی تفسیر بھی خود ہی کرتا ہے۔ اور اس بات کے صدہا نمونے قرآن میں موجود ہیں۔

(۳۶۸) روسیاہی

یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ (آل عمران) یعنی قیامت کے دن بعض چہرے سیاہ ہوں گے۔ اور بعض چمکدار یا سفید ہوں گے۔ جو سیاہ ہوں گے وہ کافر ہوں گے۔ اور جو سفید ہوں گے۔ وہ اللہ کی رحمت میں داخل اور مومن ہوں گے۔ شاید اس آیت کی وجہ سے عام مسلمانوں میں یہ مشہور ہو گیا ہے۔ کہ جس کا چہرہ مرنے کے بعد سیاہی مائل ہو جائے۔ وہ ضرور بے ایمان ہے۔ اور جس کا مونہہ زردی مائل یا سفید ہو جائے اسے بہشتی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ بعض بیماریوں کا خاصہ ہے۔ کہ ان میں مرتے وقت بلکہ پہلے ہی چہرہ پر سیاہی آجاتی ہے۔ کیونکہ خون نیلا یا سیاہ ہو جاتا ہے بسبب آکسیجن کی کمی کے۔ مثلاً دل کے اکثر امراض۔ یا پھیپھڑے کی بعض بیماریاں۔ برخلاف اس کے جن لوگوں میں مرتے وقت خون کی کمی ہوتی ہے یا جریانِ خون سے ان کی موت ہوتی ہے۔ ان کے چہرے سفید۔ یا زرد ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہرگز اس میں نیک اور بد اعمال کا دخل نہیں۔ بلکہ بیماری کی وجہ ہے۔

پس کسی مردہ کو دیکھ کر اپنے گھر جا کر یہ کہنا کہ اس کا تو مونہہ کالا ہو گیا تھا۔ پورا جہنمی تھا۔ یہ غلط اور گناہ کی بات ہے۔ بلکہ جہالت اور لاعلمی پر مبنی ہے۔ وہ روسیاہی۔ اور تروتازگی آخرت میں ہوگی۔ ورنہ وجوہ یومئذٍ علیہا غبرۃ کی سند پر جس کے چہرہ پر گردوغبار پڑا ہو۔ اُسے بھی پورا جہنمی کہہ دینا چاہیئے۔

(۳۶۹) مالِ حرام بود بجائے حرام رفت

ایک اور غلطی اسی قسم کی یہ مشہور ہے کہ کسی کے ہاں چوری ہو جائے یا کسی کا لڑکا آوارہ ہو کر باپ کی کمائی لٹا دے۔ یا کسی کا گھر جل جائے۔ تو لوگ کہنے لگتے ہیں کہ مال حرام کا ہوگا۔ یعنی "مالِ حرام بود بجائے حرام رفت"۔ حالانکہ یہ غلط ہے اگر یہ معنے ہوں۔ تو حلال کمائی ہمیشہ باقی رہا کرے۔ اور کبھی حلال مال میں نقصان نہ ہؤا کرے۔ حالانکہ یہ بالبداہت غلط ہے۔ ہزاروں لوگوں کی حلال کمائی بسبب ناخلف اولاد کے ضائع ہو گئی۔ اور ہزاروں سود خوار راشی بنیوں کا مال بسبب اس کے۔ کہ ان کی اولاد بھی ویسی ہی مال کی قدردان تھی باقی رہا۔ اور چوگنا ثابت ہؤا۔ حلال یا حرام مال میں چوری ڈاکہ یا ضائع ہونے کا فرق نہیں۔ دونوں پر ایک سا اثر ان باتوں کا ہے۔ حقیقۃً مال خواہ جائز ہو یا ناجائز۔ اپنی طرف چوروں۔ اور بدمعاشوں کو کھینچتا ہے۔ اور وارداتیں ہوتی ہیں۔

پس ایسے فقرے بھی نہ صرف دل آزاری کا باعث ہیں۔ بلکہ ان کی اصل ہی غلط ہے۔ مال کو تو خدا تعالےٰ نے فنا ہونے والی چیز قرار دیا ہے۔ خواہ حلال ہو۔ یا حرام۔ نیکی کو باقیات الصالحات یعنی نہ فنا ہونے والی چیز کہا ہے۔ نیکوں اور بزرگوں کا بھی مال ضائع چلا جاتا ہے۔ جیسے حضرت مسیح کا مال یہودا اسکریوطی گاہے بگاہے چرا لیا کرتا تھا۔ یا سید عبدالقادرؓ کا ایک جہاز ہی ڈوب گیا تھا۔ نیکوں کا مال اس لئے ضائع ہو جاتا ہے۔ کہ تا مالی ابتلاء جو زیر آیت ولنبلونکم بشیءٍ من الخوف والجوع ونقصٍ من الاموال والانفس والثمرات آتے ہیں۔ ان کا ثواب مومن کو ملے۔ نہ یہ کہ کہا جائے کہ "مالِ حرام بود بجائے حرام رفت"۔

نماز میں صفوں کی درستی کے متعلق

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد

دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کا عالمگیر ہونا اس طرح بھی ثابت ہے کہ اسلام نے جو احکام اپنے ماننے والوں کو دیئے ہیں۔ ان میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہے۔ چنانچہ اسلام کا ایک حکم یہ ہے کہ نماز باجماعت کے وقت صفوں کو سیدھا رکھا جائے۔ مگر افسوس ہے کہ عام مسلمانوں میں اس بات کا خیال بہت کم رکھا جاتا ہے۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے متعلق اس قدر تعہد سے کام لیا کرتے تھے کہ مسلم میں آتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری صفوں کو اس طرح سیدھا کیا کرتے۔ گویا ان کے ساتھ تیر سیدھے کئے جاتے ہیں۔ ایک دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھانے ہی لگے تھے کہ آپ نے ایک آدمی کو دیکھا جو سینہ آگے کو نکالے ہوئے تھا آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو اپنی صفوں کو سیدھا کیا کرو۔ ورنہ اللہ تعالےٰ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا۔ اسی طرح انس بن مالک سے روائت ہے کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صفیں درست کیا کرو۔ کیونکہ صفوں کی درستی نماز کے کمال کے لئے ضروری ہے۔

اسی طرح ابو مسعودؓ سے روائت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے برابر ہو جاؤ۔ اور جدا جدا مت ہو۔ ورنہ تمہارے دل جدا جدا ہو جائیں گے۔ چاہیئے کہ تم میں سے سمجھدار لوگ میرے نزدیک کھڑے ہوں۔ پھر جو ان سے قریب ہوں۔ پھر جو ان سے قریب ہوں۔ اسی طرح حضرت ابن عمرؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روائت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفوں کو سیدھا کرو۔ اور کندھوں کو برابر رکھو۔ اور جو جگہ صف کے درمیان خالی ہو۔ اس کو بند کر دو۔

ان احادیث سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کس قدر تاکید سے صفوں کی درستی کا حکم دیا ہے ہمیں بھی چاہیئے کہ اس حکم کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں۔

خاکسار کرم الٰہی ظفر مجاہد تحریک جدید

بنگال میں تبلیغ

سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ احمدی پاڑہ (برہمن بڑیہ) مشرقی بنگال اطلاع دیتے ہیں ہماری انجمن کے ممبروں کی تعداد ۶۷ ہے۔ اور ماہ دسمبر میں ۶ دوستوں نے تبلیغ کے لئے وقت دے کر ۵ گاؤں میں تبلیغ کی۔ ان دیہات کے نام یہ ہیں۔ تارو کانڈا۔ سریل چنیر کالی شی ما۔ سالگرام لوگوں نے جو سوالات کئے ان کا نمونہ حسب ذیل ہے (۱) اگر مہدی سچے ہیں تو مولوی کیوں نہیں ایمان لائے (۲) اگر مرزا صاحب سچے مہدی ہیں تو مکہ میں کیوں پیدا نہیں ہوئے۔ (۳) اگر مرزا صاحب سچے نبی ہیں تو آسمان سے کیوں نہیں اترے۔ (۴) اگر سچے ہیں تو سب لوگ کیوں ایمان نہیں لائے۔ ان سوالات کے معقول اور مناسب جواب دیئے گئے جنکا اچھا اثر ہوا۔ بعض گاؤں والوں نے ہم سے درخواست کی ہے کہ پھر ان کے پاس جائیں ؎

ہمارے ہاں سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ بڑی شان سے ہوا۔ جماعت کے علاوہ دوسرے لوگ بھی شامل ہوئے۔ مولوی سید سعید میاں اور حکیم عبدالعزیز اور جناب ادصاف علی صاحب وکیل کے علاوہ بابو مہندرا چکرورتی نے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر پر زور تقریر فرمائی۔ الحمدللہ کہ جلسہ کامیاب رہا۔ (مرتبہ نشر و اشاعت)

جماعت احمدیہ لاہور کا ماہوار تبلیغی جلسہ

۱۵ جنوری ۱۰ بجے صبح مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ لاہور کا ماہوار تبلیغی و تربیتی جلسہ ہوا۔ قرآن کریم کی تلاوت اور نظم کے بعد جناب شیخ عبدالحمید صاحب سکرٹری خلافت جوبلی فنڈ نے اس فنڈ کی اہمیت اور اس کے متعلق ضروری اعداد و شمار جماعت کے سامنے پیش کرتے ہوئے مناسب الفاظ میں تحریک کی کہ فنڈ کی مطلوبہ رقم کو جلد از جلد پورا کرنا ازبس ضروری ہے۔ بعد ازاں جناب غلام محمد صاحب اختر سکرٹری تحریک جدید (مال) نے جہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مبارک الفاظ میں اس تحریک کا مقصد بیان فرمایا۔ وہاں سال گزشتہ کی رقوم اور سال رواں کے وعدوں کے اعداد پیش کئے

ان کے بعد خاکسار نے بحیثیت سکرٹری تبلیغ سب سے اول برادر محترم جناب میاں محمد سعید صاحب سعدی کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے ان کی خدمات کو بیان کیا اور ان کی یہ خصوصیت بتائی کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا انڈکس کہنا نہائت ہی مناسب ہوگا۔ اسی جلسہ میں آپ کی وفات پر تعزیت کی قرارداد جماعت نے پاس کی۔ بعد ازاں خاکسار نے جماعت لاہور کی گزشتہ سہ ماہی کی تبلیغی رپورٹ بالتفصیل بیان کی۔ پھر جلسہ سالانہ کی تبلیغی کانفرنس کی روئداد پڑھ کر سنائی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مبارک الفاظ تبلیغ کے متعلق جو حضور نے جلسہ سالانہ پر فرمائے تھے۔ وہ جماعت کے سامنے پیش کئے۔ اور افراد جماعت سے مطالبہ کیا کہ وہ جلد از جلد ایسی فہرست کے مرتب کرنے میں مدد فرمائیں کہ جس میں دوران سال میں وقف شدہ ایام اور جتنے احمدیوں کو اس سال احمدی بنانا ہے درج ہوں بالآخر دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار عبدالکریم سکرٹری تبلیغ لاہور

چند کتب کی ضرورت

ایک دوست اپنے وطن جانے والے ہیں ان کو مفصلہ ذیل کتب کی سخت ضرورت ہے۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ یہ تحفہ غیر احمدی احباب کو بھی دکھا کر فائدہ اٹھایا جائے۔ مگر ناداری کی وجہ سے قیمتاً خرید نہیں سکتے۔ لہٰذا کوئی صاحب یہ کتابیں عنائت فرما سکیں تو ایسے اصحاب صدقہ جاریہ کے مستحق ہوں گے۔ اور جو شخص ان کتابوں کا مطالعہ کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوں گے۔ ان کا ثواب بھی ان کے نامۂ اعمال میں درج ہوگا۔ کتب یہ ہیں (۱) ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۲) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۳) سیرت خاتم النبیین مکمل

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ہجرت کے متعلق ضروری اعلان

مضافات قادیان (ننگل باغباناں۔ بھینی بانگر (خورد و کلاں) کھارا۔ نواں پنڈ (قادرآباد۔ واحد آباد) وغیرہ میں سکونت اختیار کرنے کے لئے باہر سے آنے والے احمدی دوستوں کے لئے ضروری ہو گا کہ وہ پہلے نظارت ہذا سے اجازت حاصل کریں۔ ان کے لئے بھی ہجرت کے احکام کی پابندی ضروری ہو گی۔

ناظر امور عامہ

اسلامی تعزیت

۲۳ جنوری میری اہلیہ خدیجہ بیگم کا بعمر ۲۶ سال مردہ بچہ پیدا ہونے اور خون جاری رہنے کے سبب اچانک انتقال ہوگیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اس صدمہ جانکاہ میں ہم خدائی تقدیر پر خوش ہیں۔ العین تدمع و القلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا مرحومہ موصیہ اور احکام اسلام کی پابند تھیں۔ اور اعلےٰ اخلاق کی مالکہ تھیں احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحومہ کی بلندئی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

تعزیت عربی لفظ ہے جس کے معنے ہیں تسلی اور تشفی دینا اور صبر کی تلقین کرنا۔ اسلامی تعزیت اور دیگر مذاہب کی تعزیت میں بہت بڑا فرق ہے۔ ہمارے ملک میں رواج ہے۔ کہ جب کسی کا کوئی عزیز یا رشتہ دار فوت ہوجاتا ہے۔ تو وہ خود بھی علاوہ جزع فزع کے ایسے ناواجب کلمات اپنی زبان پر لاتا ہے جن میں خدا تعالےٰ کی شان کا کچھ لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ اور دوسرے لوگ بھی جو تعزیت کے لئے آتے ہیں۔ وہ بھی میت کے ورثاء کی تسلی اور تشفی کے لئے ایسے کلمات کا استعمال کرتے ہیں۔ جو شریعت اور عقل کے خلاف ہوتے ہیں۔ بعض بین ڈالتے ہیں۔ بعض رخساروں کو پیٹتے اور کپڑے پھاڑتے ہیں۔ اور ہندو قوم میں بعض سر اور منہ کے سارے بال منڈوا دیتے ہیں۔ جسے بھدر کرانا کہتے ہیں۔ غرضیکہ ایسی ایسی حرکات کا ارتکاب کرتے ہیں کہ ایک فطرتِ سلیمہ رکھنے والے شخص کو شرم آتی ہے۔ کہ انسان ہوکر ان کی عقل پر کیسا پردہ پڑا ہوا ہے۔

خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اسلام جیسے پاک اور فطری مذہب کے اختیار کرنے کی ہمیں توفیق دی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر اسلامی ہدایات کے مطابق زندگی بسر کرنے کا موقعہ عطا فرمایا۔ ہم تمام ان باتوں سے بیزار ہیں۔ جن سے اسلام روکتا ہے اور ایسے صدمہ میں اسلامی تعلیم کے مطابق یہی کہتے ہیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ ہم خدا کے ہیں۔ اور خدا کا مال ہیں۔ اگر ہم سے کچھ لیا گیا۔ تو کیا ہوا۔ اسی کا تھا۔ اور ہم بھی اسی کی طرف جانے والے ہیں۔ سب سے پہلے یہ صدق و وفا کے کلمے آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے تھے۔ پھر دوسروں کے لئے اس نمونہ پر چلنے کا حکم ہوگیا۔

آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم ایسے مواقع پر میت کے ورثاء کو صبر کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ کہ جو صبر کرے گا۔ وہ خدا کی طرف سے اجر کا مستحق ہوگا۔ آپ کی بیٹی حضرت زینب نے پیغام بھیجا۔ کہ اس کا بیٹا فوت ہونے کو ہے۔ آپ نے کہلا بھیجا۔ ان للّٰہ ما اخذ ولہ ما اعطی۔ کہ جو کچھ خدا لے گیا ہے۔ اور جو کچھ اس نے عطا کیا ہے۔ وہ سب اللّٰہ تعالےٰ ہی کا ہے۔

اسلامی تعلیم کے رُو سے آنسو بہانے کی ممانعت نہیں لیکن اسلام اسبات سے روکتا ہے۔ کہ چیخیں مار کر رویا جائے۔ اور بے صبری کے کلمات زبان پر لائے جائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اللّٰہ لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بھذا واشار الی لسانہ او یرحم (مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۲) نیز اسلام اسبات سے منع کرتا ہے کہ گالوں کو پیٹا جائے اور گریبانوں کو پھاڑا جائے۔ اور جاہلیت کے کلمات زبان پر لائے جائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ۔ اور فرمایا انا بریٔ ممن حلق وصلق وخرق۔ کہ میں بال منڈوانے والے۔ بین ڈالنے والے اور کپڑے پھاڑنے والے اشخاص سے بیزار ہوں۔ باوجود ایسی تصریحات کے غیر مذاہب کے لوگوں کے پڑوس میں رہ کر مسلمان کہلانے والوں میں بھی یہ رسوم آگئی ہیں۔ اور بہت کم ایسے مسلمان ہیں۔ جو اسلام کی تعلیم کے مطابق عمل رکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا یہ ایسی باتیں ہیں۔ جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے۔ اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں۔ جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا۔ اور ہندوؤں کی رسمیں اختیار کر لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے یہ حکم قرآن شریف میں ہے۔ کہ صرف انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہیں۔ یعنی ہم خدا کا مال اور مِلک ہیں۔ اسے اختیار ہے۔ جب چاہے۔ اپنا مال لے لے۔ اور اگر رونا ہو۔ تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ کرے۔ وہ شیطان ہے۔ برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنیکے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلانا۔ رونا اور کچھ کچھ منہ سے بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہوگیا ہے۔ یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں۔ جن سے پرہیز کرنا چاہئیے۔" (بدر ۱۹۰۵ء)

درحقیقت اگر انسان غور کرے کہ اگر وہ اپنے کسی عزیز یا پیارے کی موت پر جزع فزع کرے۔ اور چیخیں مارے۔ اور بے صبری کے کلمات اپنی زبان پر لائے تو اس کے اس فعل سے وہ عزیز یا پیارا واپس نہیں آسکتا۔ تو وہ ایسی حرکات کا ارتکاب نہ کرے۔ جو لوگ ان ناروا حرکات کا ارتکاب کرتے ہیں۔ بالآخر انہیں بھی خاموش ہونا پڑتا ہے۔ تو کیوں نہ پہلے ہی انسان خدا اور اس کے رسول کی فرمودہ ہدایات کے مطابق عمل کرکے صبر کرے اور اجر کا مستحق ہو۔ لکھا ہے۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے۔ جو ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی۔ آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے اسے نصیحت فرمائی۔ کہ اتقی اللّٰہ واصبری۔ کہ اے عورت اللّٰہ کا تقویٰ اختیار کر اور صبر کر۔ اس عورت کو پتہ نہ تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللّٰہ علیہ وسلم نصیحت فرما رہے ہیں۔ اس نے کہا۔ الیک عنی۔ اے شخص مجھ سے ہٹ جا۔ تجھے مجھ جیسی مصیبت نہیں پہنچی۔ ورنہ یہ نصیحت نہ کرتا۔ لوگوں نے اسے بتایا کہ یہ تو رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم تھے۔ تب وہ دوڑی آئی۔ اور معذرت کی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہ تھا۔ تب آنحضرت صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے اسے دوبارہ نصیحت فرمائی کہ صبر کر اور فرمایا اِنَّما الصبر عند الصدمۃ الاولیٰ کہ صبر کامل وہی ہے۔ جو صدمہ کے پہنچنے پر اختیار کیا جائے (مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۳)

ممکن ہے۔ بعض لوگ کہیں۔ کہ ہمیں ان اسلامی ہدایات کا علم نہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کو ان باتوں کا علم ہو۔ مگر صحیح بات یہ ہے۔ کہ جب تک انسان کے اندر سچا ایمان نہ ہو۔ اسوقت تک ان پر عمل مشکل ہے۔ لیکن وہ جو ایماندار ہے اور خدا کی ہستی پر کامل یقین رکھتا ہے۔ اس پر کوئی مشکل نہیں۔ وہ تو خدا کے ہر امتحان میں کامیاب ہوتا ہے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللّٰہ علیہ سے کسی نے پوچھا ع

ما التصوف قال وجدان الفرح
فی الفؤاد عند اتیان الترح

کہ تصوف کسے کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ غم آئے تو دل میں خوشی محسوس کرنا تصوف کہلاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں۔ ع لنا عند المصائب یا حبیبی۔ رضا ثم ذوق وارتیاح۔ فالحمد للّٰہ الذی ھدٰنا لھٰذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدٰنا اللّٰہ۔

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

آریہ سماج کے کوائف

آریوں میں گوشت خوری کی کثرت

آریہ مسافر ۱۵ جنوری لکھتا ہے۔

ہم نے کئی بزرگوں سے سنا ہے۔ اور خود ہمارا ابھی گذشتہ چالیس پینتالیس سال کا تجربہ ہے کہ ہندوؤں میں کائستھوں اور کشمیری پنڈتوں وغیرہ چند جاتیوں کو چھوڑ کر عام طور پر مانس بھکشن کو بہت بری نظر سے دیکھا جاتا تھا۔ اور برہمنوں۔ کھتریوں اور ویشوں وغیرہ میں سے اگر کوئی اس پاپ میں مبتلا بھی تھا۔ تو وہ چھپ چھپا کر بازار سے مانس لاتا۔ اور اپنے گھر میں بھی الگ کسی کونے میں اسے پکاتا تھا۔ کیونکہ اس کی دھرم پتنی اور دوسرے گھر والے اسے اس بات کی کبھی اجازت نہیں دیتے تھے کہ وہ ان کے چوکے کو اپوتر کر سکے۔ لیکن آج کیا حالت ہے۔ کھلے بندوں مانس بھکشن ہوتا ہے۔ ہمارے تعلیم یافتہ نوجوان اس میں کوئی پاپ نہیں سمجھتے۔ آج کوئی دعوت دعوت نہیں کہلا سکتی جب تک کہ اس میں مانس کی ڈِشز (Dishes) نہ ہوں۔ بیاہ شادی پر جو ایک نہایت پوتر دھارمک سنسکار ہے سمدھی کو مجبور کیا جاتا ہے۔ کہ وہ برات کے لئے مانس تیار کرائے۔ اور اگر کوئی دھارمک برتی کا شخص ایسا کرنے سے انکار کرے تو براتی اپنے ڈیرہ پر مانس بنا کر اس غریب کے پاس خرچ کا بل برائے ادائیگی بھیج دیتے ہیں اور اس طرح اسے نہ چاہتے ہوئے بھی پاپ میں حصہ دار بنا لیا جاتا ہے۔ انڈوں کا تو استعمال روز افزوں ہو رہا ہے کہ توبہ ہی بھلی۔

آریہ نوجوان اور ورزش جسمانی

ہندو قوم جسے کسی زمانہ میں کمزور اور بزدل سمجھا جاتا تھا۔ آج ورزش جسمانی کی طرف پورے شوق سے متوجہ ہے۔ قریباً ہر شہر میں نوجوانوں کے لئے ورزش کے انتظامات موجود ہیں۔ بلکہ دیہات میں رہنے والے ہندو بھی اس کی طرف خاص توجہ دے رہے ہیں۔ آریہ مسافر ۱۵ جنوری لکھتا ہے۔ کہ آریوں کی مشہور درسگاہ گورو کل میں ایک دیایام شالہ بنی ہوئی ہے جس میں نوجوان باقاعدہ ورزش جسمانی کرتے ہیں۔ اور اب اس کو مزید ترقی دی جا رہی ہے مشہور ہندو مخیر سیٹھ جگل کشور برلا نے دیایام کے ایک ماہر فن کو اپنے خرچ پر وہاں لگایا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں ایک اور پہلوان کشتی اور گتکا سکھانے کے لئے ملازم رکھا گیا ہے۔

گوروکل کو کامیاب بنانیکی ایک سکیم

گوروکل کو ہر لحاظ سے ترقی دینے اور کامیاب بنانے کے لئے اس کے منتظمین کی طرف سے ایک تحریک جاری کی گئی ہے جس کا نام "شردھانند سمارک ندھی" رکھا گیا ہے۔ جو آریہ کم سے کم دس روپیہ سالانہ یا دو سو روپیہ یک مشت ادا کرے۔ وہ اس کا ممبر بن سکتا ہے گوروکل کی طرف سے ہر ممبر کو سالانہ ایک عمدہ کتاب نذر کی جاتی ہے۔ اور اس طرح کوشش کی جا رہی ہے کہ دس ہزار ممبر بنا کر گوروکل کی مالی مشکلات کا خاتمہ کر دیا جائے گو کہ گوروکل کانگڑی کی طرف سے آریہ اخبارات میں شائع شدہ ایک اعلان سے پتہ چلتا ہے کہ اس وقت تک پانسو ممبر بن چکے ہیں۔

منتظمین نے اس درسگاہ کی ترقی کے لئے ایک اور قدم یہ اٹھایا ہے کہ تقریباً ایک درجن ڈگریاں گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری کرا لیں۔ اور اب کوئی اور درسگاہ ان میں سے کوئی یا کسی سے ملتا جلتا نام اپنی درسگاہ کی ڈگری کے لئے نہیں رکھ سکتی۔

حصار کے قحط زدہ علاقہ میں آریہ سماجی پرچارک

آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے حصار کے قحط زدہ علاقہ میں کام کرنے کے لئے اپنے پرچارک بھیج دیئے ہیں۔ آریہ مسافر ۲۲ جنوری کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحصیل بھوانی کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور لوگوں میں اناج۔ پارچات ادویات اور زرنقد سے امداد دے کر ان کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں پرتی ندھی سبھا کی طرف سے امداد کے علاوہ بیرونی آریہ سماجیں بھی انہیں روپے اور اناج وغیرہ بھیج کر انہیں کام کرنے کے لئے سہولتیں بہم پہنچا رہی ہیں۔ امداد دیتے وقت ان لوگوں کو خاص طور پر مدنظر رکھا جاتا ہے۔ جو حکومت کی طرف سے جاری کردہ امدادی اداروں سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہتے ہیں۔

دیانند پوری آباد کرنیکی تحریک

آریہ سماجیوں میں ان دنوں ایک تحریک ہو رہی ہے کہ ہردوار کے مقام پر بان پرستھ آشرم جوالاپور کے نزدیک برلب گنگ ایک آبادی بسائی جائے۔ جس کا نام آریہ سماج سوامی دیانند صاحب کے نام پر دیانند پوری رکھا جائے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ تا ہندوؤں کے سب سے بڑے تیرتھ ہردوار اور اس کے گرد و نواح میں بانی آریہ سماج کا نام پہنچ جائے۔ اور جو لوگ لاکھوں کی تعداد میں ہر سال میں وہاں آتے ہیں۔ وہ آریہ سماج سے مانوس ہوتے جائیں۔ بعض لوگوں کی تجویز ہے کہ اس کا نام آریہ نگر ہو۔ لیکن چونکہ اس نام کی اور بھی آبادیاں ہیں۔ اس لئے بعض لوگ چاہتے ہیں۔ کہ اس کا نام دیانند پوری رکھا جائے

ویدپرچار سے آریہ سماج کی غفلت

پرکاش ۲۲ جنوری لکھتا ہے آریہ سماج میں پرچار کی کمی ہے اسلئے زیادہ اپدیشک ہمیں چاہئیں لیکن زیادہ اپدیشک کیسے ہوں۔ جب تک روپیہ زیادہ نہ ہو۔ اپدیشک اور روپیہ لازم و ملزوم ہیں۔ ویدپرچار اور ویدپرچار فنڈ ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ اپدیشک ہوں۔ تو روپیہ آئے اور روپیہ آئے تو اپدیشک ہوں۔ یہ علت و معلول کا لامتناہی سلسلہ نہ معلوم آریہ سماج میں کب سے آ رہا ہے۔ آج یہ حالت ہے کہ ویدپرچار فنڈ میں عملی طور پر کچھ نہیں۔ اگر آریہ سماج کی اردو شتابدی پر کچھ دھن اکٹھا نہ ہوا ہوتا۔ تو نہ معلوم کیا بنتا۔ اس وقت جو کچھ ہمارے پاس ہے اس وقت کا بچا بچایا۔ لیکن یہ بھی محفوظ نہیں۔ کیونکہ ہمارا خرچ زیادہ ہے اور آمدنی کم۔ اس لئے یا تو ہم اپنے پاؤں سکیڑیں۔ اپدیشک کم کریں۔ یا دیوالیہ کے لئے تیار رہوں۔ اور اپدیشک کم کرنے کی صورت میں یہ مشکل ہے کہ دھن کے اور بھی کم آنے کا اندیشہ ہے۔ اس سلسلہ میں آریہ سماجیوں کا دھیان دیانند اپدیشک ودیالہ کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس کا ویدپرچار کے ساتھ گہرا سمبندھ ہے۔ اس ودیالیہ کے اپدیشکوں نے پنجاب سے باہر بھی قابل قدر کام کیا ہے اس سمیہ حیدرآباد ریاست میں آریہ سماج کا جس قدر پرچار ہے۔ اس میں اس ودیالیہ کے ودیارتھیوں کا بھاری ہاتھ ہے اس لئے اس ودیالیہ کی مدد ہونی چاہئیے۔ اس کی ضروریات پوری ہونی چاہئیں۔ اس کی ضروریات کم ہیں پھر بھی پوری نہیں ہوتیں۔ اس کی حالت ایک اناتھ کی سی ہو رہی ہے۔ اس کی آمدنی سال بسال گرتی جا رہی ہے۔

آریہ نوجوانوں کی دھرم سے بیزاری

آریہ اخبار پرکاش ۲۲ جنوری لکھتا ہے

آج ہندو نوجوان اداسین ہو رہے ہیں دھرم کرم سے دیمکھ ہو رہے ہیں ان کے لئے نہ دھرم میں کوئی کشش ہے۔ اور نہ دھرم کے کاریوں سے انہیں کوئی دلچسپی۔ کوئی ان کے بزرگوں کا اپمان کرے۔ کوئی گئو ماتا کی گردن پر چھری چلائے۔ کوئی وید کی نندا کرے۔ ان کی رگوں کا خون نہیں کھولتا ان کی بہو بیٹیوں اور بہنوں کے ستیو پر حملہ ہو۔ ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی ان کا کرتویہ کیا ہے؟ کیا یہ بتانے کی بھی ضرورت ہے؟ کرتویہ خود بخود پکار رہا ہے سننے والا بھی کوئی ہو؟ گئو ماتا کے دکھ کی کہانی۔ اس کی موک بھاشا میں سنو۔ سرحدی ہندوؤں کا کرن کرندن رکشا کی دہائی دے رہا ہے۔ ہندو دیویوں کا ستیتو درگا اور کرن کو پکار رہا ہے۔ ریاست حیدرآباد میں آریہ تو سسکیاں لے رہا ہے۔ گوپال اب کہاں

ایک انجن ڈرائیور کی ضرورت

کارخانہ روڑی سندھ میں ایک تجربہ کار انجن ڈرائیور کی ضرورت ہے جو بلیک سٹون ڈیزل آئل انجن ایک سو گھوڑوں کی طاقت والے پر کام کر سکے اور پورے طور پر اس کی دیکھ بھال اور بوقت ضرورت ضروری مرمت وغیرہ بھی کر سکے درخواستیں بنام مینیجر سندھ جننگ فیکٹری کنری سندھ (Kunri Sind) آنی چاہئیں ان کے ہمراہ سرٹیفکیٹ وغیرہ کے علاوہ درخواست کنندہ یہ بھی تحریر کرے کہ کس قدر تنخواہ پر آ سکتا ہے۔

مینیجر سندھ جننگ فیکٹری کنری سندھ

باجلاس سوڈھی درگا پرشاد صاحب سب جج بہادر

بٹالہ ضلع گورداسپور۔ زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

1043
----
2 51

گوداس ولد پرسعد یال کھتری سکنہ بٹالہ ڈگریدار

بنام

علی گوہر مدیون

نوٹس غلام محمد بالغ۔ محمد شفیع۔ حاکم علی۔ احمد علی۔ برکت علی۔ پسران علی گوہر اقوام جٹ۔ سکنہ شام پور تحصیل بٹالہ قائمقامان مدیون

مقدمہ مندرجہ بالا میں علی گوہر مدیون فوت ہو چکا ہے۔ ڈگری دار تمہارے برخلاف اجرا کراتا ہے۔ جو عذر ہو مورخہ ۳۰-۱-۳۹ کو وجہ پیش کرو۔ نیز معمولی طریقہ سے تعمیل ہونی دشوار ہے۔ بذریعہ اخبار الفضل قادیان ضلع گورداسپور تعمیل بذریعہ اشتہار اخبار کرائی جاوے۔

مہر عدالت (دستخط حاکم)

وصیتیں

نمبر ۵۲۷۰ :۔ منکہ عبدالحکیم ولد فضل الٰہی قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن تمیر حال مہاجر قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴-۱۲-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) مکان خام واقعہ تمیر ضلع گوجرانوالہ قیمتی ۰-۸-۱۷۲ (۲) زمین موروث وبیع ۲۵۰ روپے (۳) گرو زمین ۱۹۳ روپے (۴) مکان قادیان بیع محلہ دارالرحمت ۱۳۰۰ (۵) مکان قادیان گرو ۷۰۰ (۶) نقد ۱۳ روپے۔ کل ۰-۸-۲۶۲۸- قرضہ جو میرے ذمہ ہے ۱۲۵۵ روپے باقی ۸/ ۱۳۷۳ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میری ۱۵ روپے ماہوار پنشن ہے اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ العبد عبدالحکیم دارالرحمت۔

گواہ شد۔ غلام محمد امام مسجد محلہ دارالرحمت۔ گواہ شد۔ غلام حیدر پوسٹل پنشنر

نمبر ۵۲۷۱ منکہ امیر علی خاں ولد شیخ بہادر خانصاحب قوم راجپوت خانزادہ پیشہ ٹھیکیداری۔ عمر ۷۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن ٹونگی تزان سٹیٹ ڈاکخانہ وضلع خاص صوبہ اپر برہما۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳-۱۰-۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں کام ٹھیکیداری کا برما ضلع ٹونگی میں کرتا ہوں۔ میری آمد اس وقت اندازاً پچاس روپے ماہوار ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ چندہ وصیت ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر آمد بڑھتی گئی۔ تو اس کے مطابق وصیت میں بھی اضافہ ہوتا رہیگا علاوہ اس کے میری جدی جائیداد از قسم زمین بھی موضع رجوئی ڈاکخانہ حسن پور۔ ضلع سلطانپور (یو۔پی) میں پچاسی بیگہ ہے۔ جو تین ہزار میں رہن ہے۔ جس کے فک کرانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ جب وہ فک ہوگئی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت مشتمل ہوگی میں اس زمین کا ۱/۱۰ حصہ فروخت کر کے موجودہ نرخ کے حساب سے قیمت ادا کر دونگا یا اس کا ۱/۱۰ حصہ انجمن کے سپرد کر دوں گا۔ اور اس کے علاوہ جو میری جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جس کی ادائیگی کی ذمہ وار میرے ورثاء ہوں گے۔ بردست جو میرے پاس میری جائیداد ہے وہ میں نے لکھ دی ہے۔ العبد۔ امیر علی خاں بقلم خود ٹونگی شان اسٹیٹ اپر برہما رانفلز میمو برہما۔ گواہ شد۔ سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد۔ عبداللہ خاں کلرک برہما رانفلز میمیو برہما۔

نمبر ۵۲۸۷ :۔ منکہ حسن دین ولد محمد دین قوم کھرے راجپوت پیشہ آرا مشین عمر ۵۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن مسعود ریلوے روڈ ڈاکخانہ امرت دھارا ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱-۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ایک عدد مکان خام واقعہ موضع ٹرگڑی ضلع گوجرانوالہ مالیت نصف حصہ ۷۵ روپے ایک عدد مکان محمد نگر میو روڈ لاہور مالیت نصف حصہ ۲۰۰۰/- سوم زمین سفید بقدر ۱۰ مرلہ محلہ دارالبرکات قادیان مالیت نصف حصہ ۵۰۰ دوکان آرا مشین ریلوے روڈ لاہور ۵۰۰/- نصف حصہ ملبہ مکان ریلوے روڈ لاہور جیکی زمین کرایہ پر ہے مالیت نصف حصہ ۱۲۵/- روپیہ ہے۔ میں اس کے جس کی کل میزان ۲۸۵۰ روپیہ ہے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری جائیداد زاید ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اسقدر رقم یا جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تاحین حیات داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری موجودہ آمد تقریباً ۲۰ روپے ماہوار ہے۔ العبد۔ حسن دین بقلم خود آرہ مشین ریلوے روڈ باغ برکت علی خاں متصل امرت دھارا لاہور۔ گواہ شد۔ منشی محمد حسین برادر حقیقی موصی۔ گواہ شد۔ مرزا محمد حسین بقلم خود جنرل محصل بیت المال۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دہلی ۲۲ جنوری۔ آج حیدر آباد ڈے کے سلسلہ میں ہندوؤں کا ایک جلوس نکلا۔ جو مختلف قسم کے نعرے لگاتا ہوا جا رہا تھا۔ فتحپوری مسجد میں سے بعض نمازیوں نے ان کو اشتعال انگیز نعروں سے روکا۔ جس سے دونوں میں تصادم شروع ہو گیا۔ دونو طرف سے اینٹوں اور پتھروں کی بارش ہونے لگی۔ مسلح پولیس نے بہت جلد پہنچ کر لاٹھی چارج کر کے مجمع کو منتشر کر دیا۔ اور حالات پر قابو پا لیا۔ فساد میں ۲۲ ہندو اور ۷ مسلمان زخمی ہوئے۔ ایک مسلمان کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے ایک سب انسپکٹر پولیس اور بعض کانگرسی ورکر بھی زخمی ہوئے ہیں۔

کٹک ۲۲ جنوری۔ حکومت اڑیسہ نے ریاست تالچر کے پناہ گزینوں کے لئے جو انگولا سب ڈویژن میں پناہ گزین ہیں۔ دو ڈاکٹروں کے تقرر کی منظوری دیدی ہے اور ٹیوب ویل ان کے لئے تعمیر کرنے کی تجویز بھی ہے۔

بمبئی ۲۲ جنوری۔ ریاست راجکوٹ میں کانگرس مہم کی کامیابی کی وجہ سے کاٹھیاواڑ کی ریاستوں میں ایجی ٹیشن بہت بڑھ گئی ہے اور کئی ریاستوں میں اصلاحات نافذ ہونے والی ہے۔

بمبئی ۲۲ جنوری۔ ریاست راجکوٹ کے لئے جو ریفارم کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اس کی ہیئت ترکیبی پر مسلمانوں کو سخت اعتراض ہے نیز پرجا پریشد کے رویہ نے بھی ان میں بہت بے چینی پیدا کر رکھی ہے۔

لنڈن بذریعہ ڈاک۔ مشہور ادیب مسٹر برنارڈ شا نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا ہے کہ ہم سب جنگ سے بے حد خوفزدہ ہیں۔ مسولینی اور ہٹلر کا بھی یہی حال ہے ۱۹۱۹ء میں ہم نے ایک شیطانی معاہدہ کیا تھا۔ اور اب اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں یہی معاہدہ ہماری ذلت کا سبب ہے۔ جرمنی بالکل حق بجانب ہے۔ ہم لوگ اب سکول کے بچوں کی طرح اپنی جرأت کے متعلق لغو باتیں کرتے ہیں

لنڈن ۲۱ جنوری۔ آج سپین کے ۲۰ سرکاری ہوائی جہازوں اور باغیوں کے متعدد ہوائی جہازوں کے درمیان بارسلونا کے اوپر سخت معرکہ ہوا۔ سرکاری طیاروں کے حملوں نے باغی طیاروں کو بہت نقصان پہنچایا

شانتی نکیتن ۲۲ جنوری۔ صدر کانگرس مسٹر بوس کی یہاں آمد پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر ٹیگور نے کہا کہ مسٹر بوس بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے ان تھک کام کرنے والے ہیں۔ مسٹر بوس نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ آج ہماری قوم اتنی بیدار نہیں۔ کہ بنی نوع انسان کی خدمت کرنے والوں کو قرار واقعی داد دے سکے۔

نئی دہلی ۲۲ جنوری۔ کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں جو کل سے شروع ہو گا۔ ایک ریزولیوشن پیش کیا گیا ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ کنگ کمشنڈ اور وائسرائے کمشنڈ فوجی افسروں کی تنخواہوں کا معیار یکساں کر دیا جائے۔

لاہور ۲۲ جنوری۔ آج لاجپت رائے ہال میں پنجاب پراونشل پٹواری کانفرنس کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ خطبہ صدارت میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ آئندہ پٹواریوں سے رپورٹروں کا کام نہ لیا جائے۔

جموں ۲۱ جنوری۔ سٹیٹ پرجا سبھا کی سب کمیٹی نے ایک ماہ قید یا سو روپیہ جرمانہ کی سزا اس شخص کے لئے تجویز کی ہے جو ہریجنوں کو پبلک کنوؤں اور تالابوں کے آزادانہ استعمال سے روکے گا۔

جنیوا ۲۲ جنوری۔ لیگ آف نیشنز کی کونسل نے قرار دیا ہے کہ سپین میں باغیوں کی بمباری بین الاقوامی قوانین کے منافی ہے

کراچی ۲۲ جنوری۔ حکومت سندھ نے ان عورتوں کی وجہ سے جو اپنے خاوندوں اور والدین کی مرضی کے خلاف ادم منڈلی میں شریک ہو رہی ہیں۔ پیدا شدہ جھگڑوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے عورتوں کی پولیس قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بارسیلونا ۲۲ جنوری۔ باغیوں کی پیش قدمی بدستور جاری ہے۔ جنرل فرینکو نے بائیس میل کے فاصلہ پر ایک مشہور بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس طرح وہ ہسپانیہ کے زرخیز خطہ پر قابض ہو چکا ہے۔ سرکاری افسروں نے تمام فوجی اور سول فیکٹریاں دکاروبار کی فرمیں حکماً ایک ہفتہ کے لئے بند کر دی ہیں تا ان میں کام کرنے والوں سے شہر کے لئے استحکامات تعمیر کرنے کا کام لیا جائے نیز حکم دیا گیا ہے کہ ۵۵ سال سے کم عمر کے تمام مرد اور ۱۸ سے ۴۰ سال تک عمر کی تمام عورتیں فوراً اپنی خدمات فوجی حکام کے سپرد کر دیں جو ایسا نہ کرے گا۔ اسے باغی سمجھا جائیگا۔

بریلی ۲۲ جنوری۔ یہاں بھی آج حیدر آباد ڈے کے سلسلہ میں ہندو مسلم فساد ہو گیا جس سے دونوں قوموں کے بیس افراد مجروح ہوئے ابتداء یوں ہوئی۔ کہ ہندوؤں کے جلوس کے مقابلہ میں دوسری طرف مسلمانوں کا ایک گروہ بھی نعرے لگاتا ہوا آ موجود ہوا۔ اور دونو میں تصادم ہو گیا۔

امرتسر ۲۲ جنوری۔ موضع فتح وال کے مشہور مقدمہ کی شہادت صفائی ختم ہو گئی ہے سیشن جج صاحب ۲۷ کو موقع کا معائنہ کریں گے اور ۱۷ فروری کو فیصلہ سنا دیا جائے گا۔

قاہرہ ۲۲ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ برلن میں نازی پارٹی کے زیر اہتمام ایک سکول جاری ہوا ہے جس میں ۱۰۰ سے زائد عرب طلباء داخل کئے گئے ہیں۔ جنہیں حکومت کی طرف سے وظیفہ دیا جاتا ہے اس سکول میں انہیں برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈا کی تعلیم دی جائے گی۔ اور جب وہ اس کام میں طاق ہو جائیں گے۔ تو دنیا کے مختلف ممالک میں بھیج دیا جائے گا۔

قاہرہ ۲۲ جنوری۔ حکومت مصر کا ایک اعلان مظہر ہے کہ حکومت مصر کے آرڈر پر فرانس سے جدید ترین ڈیڑھ سو توپیں تیار کر کے یہاں پہنچا دی ہیں۔ پہلے یہ آرڈر برطانوی کارخانہ داروں کو دیا گیا تھا۔ مگر انہوں نے کثرت کار کی بناء پر تعمیل سے انکار کر دیا تھا۔

لنڈن ۲۲ جنوری۔ شمالی آئرلینڈ کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ السٹر کبھی بھی آئرستان سے متحد نہیں ہوگا کیونکہ ہم یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ جو حقوق ہمیں حاصل ہیں ان سے محروم کر دیئے جائیں۔ یا ان میں کمی واقع ہو۔

حیدر آباد ۲۲ جنوری۔ ایک مقامی اخبار نے ایک تحریر شائع کی ہے جس کے متعلق اس نے بیان کیا ہے کہ عثمانیہ یونیورسٹی سے خارج شدہ ہندو طلباء کی ہے اور وہ طلباء اسے اخبارات میں شائع کرنا چاہتے تھے۔ لیکن کانگرس ہائی کمانڈ نے انہیں اب نہیں کرنے دیا۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ہندو ستیاگرہ ہمیں عزیز ہے لیکن ہندو مسلم اتحاد عزیز تر ہے اور اس لئے ہم پسند نہیں کرتے۔ کہ مسلمان طلباء کی مرضی کے خلاف اسے گائیں نیز اقرار کیا ہے کہ سرکار نظام دستوری اصلاحات کی حامی ہے۔

کلکتہ ۲۲ جنوری۔ ڈاکٹر کورگا ایک جاپانی سیاح نے ایک اخباری نمائندے سے بیان کیا۔ کہ اگر ہم حقیقی تہذیب اور تمدن کے خواہاں ہیں۔ تو ہمارے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں۔ کہ عدم تشدد کے عقیدہ کو قبول کریں۔ دنیا کے امن کا انحصار خونریز جنگوں پر نہیں۔ بلکہ عدم تشدد اور عالمگیر اخوت پر ہے۔ جنگوں کو بین الاقوامی اقتصادی تعاون سے روکا جا سکتا ہے۔

پشاور ۲۱ جنوری۔ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل کے ہندوؤں نے وزیر اعظم کی خدمت میں بصورت وفد حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ ان مواضع میں جہاں ڈاکوں کی وارداتیں ہوئی ہیں۔ پولیس کے دستے تعینات کئے جائیں مشتبہ اشخاص کی نقل و حرکت کی نگرانی کا انتظام کیا جائے اور دیہاتیوں کو آتشیں اسلحہ مہیا کر کے ان کا استعمال سکھایا جائے وزیر اعظم نے کہا کہ جو کچھ بھی ممکن ہوا کیا جائیگا

لاہور ۲۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ احراری ایسٹر کی تعطیلات میں اپنی آل انڈیا کانفرنس پشاور میں منعقد کرنا چاہتے ہیں جس کی صدارت کے لئے مظہر علی صاحب اظہر کا نام لیا جاتا ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی